احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 24- دسمبر 1999ء - 15 رمضان 1420 ہجری - 24- فتح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 293

اللہ وحدت کو پسند کرتا ہے

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ واحد ہے اور وحدت کو پسند کرتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الصلوۃ باب ان الوتر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روز مرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو، تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رو سے نہیں، بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے، تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 66)

چونکہ خدا تعالیٰ واحد ہے اور وحدت کو پیار کرتا ہے، اس لئے سب کام وحدت ہی کے ذریعہ کرتا ہے۔ وہ اگر چاہتا، تو سب کو نبی بنا دیتا۔ مگر یہ امر وحدت کے خلاف تھا۔ اس لئے ایسا نہیں کیا، تاہم اس میں بخل بھی نہیں ہے۔ ہر ایک شخص جو اس راہ کو اختیار کرنے کے لئے سچا مجاہدہ کرتا ہے وہ اس کا لطف اور ذوق اٹھا لیتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ امت میں ابدال ہوتے ہیں جن کی فطرت کو بدلا دیا جاتا ہے اور یہ تبدیلی اتباع سنت اور دعاؤں سے ملتی ہے۔

گناہ کی تعریف میں انہوں نے دھوکا کھایا ہے۔ گناہ اصل میں جناح سے لیا گیا ہے اور ج کا تبادلہ گ سے کیا گیا ہے۔ جیسے فارسی والے کر لیتے ہیں۔ اور جناح اصل میں عمداً کسی طرف میل کرنے کو کہتے ہیں۔ پس گناہ سے یہ مراد ہے کہ عمداً بدی کی طرف میل کیا جاوے۔ پس میں ہرگز نہیں مان سکتا کہ انبیاء علیہم السلام سے یہ حرکت سرزد ہو اور قرآن شریف میں اس کا ذکر بھی نہیں۔ انبیاء علیہم السلام سے گناہ کا صدور اس لئے ناممکن ہے کہ عارفانہ حالت کے انتہائی مقام پر وہ ہوتے ہیں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ عارف بدی کی طرف میل کرے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 7، 8)

چندہ وقف جدید

○ تحریک وقف جدید کے مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا ایسے احباب جماعت جنہوں نے ابھی تک چندہ وقف جدید ادا نہیں کیا وہ جلد از جلد چندہ وقف جدید ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

والدین اور سیکرٹریان وقف نو توجہ فرمائیں

○ واقفین نو بچوں کے والدین سے گزارش ہے کہ جب بھی وہ اپنی رہائش تبدیل کریں تو از راہ کرم اپنے پرانے اور نئے مکمل ایڈریس، فون نمبر اور حوالہ نمبر وقف نو سے جلد از جلد وکالت وقف نو کو مطلع فرمایا کریں۔ نیز سیکرٹریان وقف نو بھی تبدیلی رہائش کے سلسلہ میں دفتر ہذا سے رابطہ رکھیں تا کہ واقفین نو کا ریکارڈ درست رکھا جا سکے اور بہتر طور پر ان کی راہنمائی کی جا سکے۔

(وکالت وقف نو)

کفالت یتامٰی کی مبارک تحریک

جو دوست یتامٰی کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامٰی دار الضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامٰی" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامٰی کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامٰی دار الضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا عالمی درس قرآن نمبر 4 14- دسمبر 1999ء

رسول اللہؐ کو بائبل پر مکمل عبور حاصل تھا - موجودہ علمی ترقی کے دور میں بھی اسکی مثال نہیں ملتی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امی ہونا ایک حیرت انگیز معجزہ ہے

یہ قرآن کا کمال ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کا ہی نہیں ان کے درمیان جو کچھ ہے اس کا بھی ذکر کرتا ہے

(درس کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 14 دسمبر 1999ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں رمضان المبارک میں عالمی درس قرآن کریم کے دوران سورہ مائدہ کی آیات 10 تا 17 کی تفسیر و تشریح بیان فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ کا درس بیت الفضل سے ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی زبانوں میں اس کارواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

آیت نمبر 10

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 10 وعد اللہ (-) کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے بہت بخشش اور بڑا اجر مقدر ہے۔ حضور نے فرمایا حدیث قدسی میں ہے۔ اے میرے بندو تم میں سے ہر کوئی گنہگار ہے سوائے اس کے جسے میں بچاؤں۔ مجھ سے ہی بخشش مانگو۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو میں بتاؤں قیامت کے دن اللہ مومن سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ بتایئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ مومنوں سے دریافت کرے گا کیا تم میری ملاقات کو پسند کرتے ہو۔ مومن کہیں گے ہاں۔ اللہ دریافت کرے گا کہ کیوں پسند کرتے ہو؟ مومن عرض کریں گے ہم تیرے عفو اور مغفرت کے امیدوار ہیں۔ اللہ فرمائے گا تم پر میری مغفرت واجب ہو گئی۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا جن مومنوں کے اعمال صالحہ ہوں گے ان کے لئے بخشش مقدر ہے۔ یہ وعدہ ایمان والوں سے ہے۔ ایمان والے کمزور بھی ہو سکتے ہیں۔ جو نسبتاً کمزور ایمان والے ہوتے ہیں ان کے لئے نیک اعمال کی کوشش کرنا ہی اللہ کے لئے قابل قبول ہو گا۔ ان کے لئے ہی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ ہے جن کے اعمال صالحہ زیادہ ہوں گے ان کے لئے بخشش کا وعدہ ہے۔

حضرت مسیح موعود کا ارشاد

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے زیر بحث آیت کے بارے میں فرمایا' سورہ بقرہ کے آخر میں اللہ نے دعا سکھلائی جن میں فرمایا اے اللہ نسیان کی باتوں کے کرنے سے ہمیں نہ پکڑ۔ اس آیت کے حوالے سے اب مضمون میں مزید وسعت پیدا ہو گئی ہے۔ فرمایا ہے کہ ایمان ہو تو بخشش کا پلڑا بھاری رہے گا۔ اعمال کا پلڑا بھاری نہ بھی ہو تو بخشش ہو سکتی ہے۔ اللہ سے یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ جن باتوں کو ہم بھول گئے نہ ادا کر سکے۔ جن بد کاموں کا ارتکاب ہم نے عمداً نہیں کیا بلکہ غلطی سے ایسا ہو گیا تھا وہ ہمیں معاف فرما۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس جگہ بھی یہی دعا سکھلائی گئی ہے سورہ آل عمران میں بھی ایک ایسی ہی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ جب کوئی بے حیائی کا کام کریں اور اپنی جانوں پر ظلم کریں اور پھر اللہ سے بار بار بخشش مانگیں اور اپنے گناہوں پر اصرار نہ کریں تو اللہ ان کے گناہ بخش دے گا۔ خدا ان کا آمرزگار (معافی دینے والا) ہو گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا خدا تعالیٰ جیسے چاہے اور جب چاہے کسی کو سزا دے سکتا ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا اسی طرح جب چاہے مغفرت کر دے اور بخش دے۔ ملکیت تبھی متحقق ہوتی ہے جب دونوں طاقتیں سزا اور معافی کی حاصل ہوں۔

آیت نمبر 11

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 11 والذین کفروا (-) کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو کافر ہوئے اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہی اہل جہنم ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیت پر کسی مفسر نے قلم نہیں اٹھایا۔ اہل جہنم سے کیا مراد ہے؟ مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جو نشانات دیکھتے ہیں اور اس کے باوجود اصرار کرتے ہیں کہ یہ کوئی نشان نہیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی کفار مسلسل نشانات دیکھنے کے باوجود بھی یہ کہا کرتے تھے کہ ایک آیت (نشان) بھی دکھا دیں تو ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ یہاں ایسے ہی لوگوں کا ذکر ہے جو آیات کے تسلسل اور تواتر کے باوجود انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔

آیت نمبر 12

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 12 یاایھاالذین آمنوا (-) یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔ جب ایک قوم پختہ ارادہ شر کے ساتھ تم پر ہاتھ لمبے کر رہی تھی تو اس نے انہیں روک دیا۔ اللہ سے ڈرو۔ چاہئے کہ مومن اللہ پر ہی توکل کریں۔ اس آیت کے حل لغات میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت امام راغب کی مفردات سے ھمّ کا مطلب پیش فرمایا۔ اس کا مطلب اس ارادہ کا ہے جو دل میں مخفی ہو۔ اور لفظوں میں ظاہر نہ کیا گیا ہو۔ یعنی جب تک تو اپنے ارادے کو پورا نہ کرلے وہ دل میں تمہیں بے چین رکھے گا۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ ارادے جو دل میں ہوں اور ان پر عمل نہ کیا جائے ان کی سزا نہ ہو گی۔ ایسے بہت سے گنہگار ہوتے ہیں جن کے دل کے ارادے دل میں ہی رہ جاتے ہیں۔ غالب نے کہا ہے۔

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یا رب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

جو گناہ ہم کر چکے ہیں ان کی تو سزا ہے۔ لیکن جو گناہ نہیں کر سکے ان کی حسرت کی بھی سزا دے۔ اس کو نہیں پتہ تھا کہ اگر اللہ حسرتوں کی سزا دینے لگے تو کوئی بھی نہ بچے۔

کف: دور ہٹانے کے لئے اور روکنے کے لئے خواہ ہتھیلی سے ہی روکا جائے۔ رجل مکفوف اس کو کہتے ہیں جس کی آنکھ کی بینائی جاتی رہے یا کم دکھائی دے حضور نے فرمایا ایک خبر یہ آئی ہے کہ بعض سائنسدانوں نے آنکھ کے خلیوں سے آنکھ بنا دی ہے۔ یہ آنکھ اندھوں کو فائدہ دے گی۔ آج کی خبروں میں یہ بتایا گیا ہے۔ اگر یہ خبر درست ہے تو اس سے بنی نوع انسان کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔ احمدی ڈاکٹر نظر رکھیں جب بھی یہ ایجاد ہو تو احمدی کئی احمدی اور غیر احمدیوں کی مدد کر سکیں گے۔ جن کی آنکھ ضائع ہو چکی ہے۔

ضمناً حضور نے فرمایا یہ جو مجھے ابا سیاں آ رہی ہیں اس کے بارے میں ایلو پیتھک ڈاکٹروں سے شکوہ ہے۔ جو دوائی انہوں نے تجویز کی ہے یہ اس کا اثر ہے۔ یہ روزے کا اثر نہیں ہے۔ روزے کے باوجود مجھے یہ طاقت حاصل ہے کہ درس دے رہا ہوں یہ اباسی دوائی کی وجہ سے آتی ہے۔

آیت نمبر 13

سورہ مائدہ کی آیت ولقد اخذ اللہ میثاق..... کا مطلب و معانی بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اور یقیناً اللہ تمام بنی اسرائیل سے میثاق لے چکا ہے اور اس نے ان کے لئے 12 نقیب مقرر کئے ہیں۔ اللہ نے یہ میثاق لیا کہ اگر تم نماز ادا کرو گے اور زکوٰۃ دو گے اور رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے اور اللہ کو اپنے مال سے قرضہ حسنہ دو گے تو وہ تمہیں ضرور ان جنتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہوں گی جس نے بعد میں انکار کیا تو وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔

مفردات راغب میں نقیب کا مطلب یہ بیان ہوا ہے کہ النقب کے معنے دیوار یا چمڑے میں سوراخ کرنے کے ہیں۔ نقیب کسی قوم کے حالات کی تحقیق کرنے والا ہے۔ حضور نے فرمایا سوراخ کرنے والا اور نگران کے معنی اکٹھے کیسے ہو گئے۔ اصل مطلب یہ ہے کہ یہ نگران گہری نظر رکھتا ہے اور اندر تک دیکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا اس میں اللہ نے پانچ شرطیں رکھی ہیں اور ان سے اس قاعدہ کلیہ کو مکمل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر یہ پانچ شرائط پوری ہوں گی تو میں تم سے برائیاں دور کر دوں گا اور تمہیں جنت میں داخل کرنے کی خوشخبری دیتا ہوں۔

حضرت امام راغب نے اس بارے میں سوال اٹھایا ہے کہ اس آیت میں ایمان بالرسل کو نماز اور زکوٰۃ سے مؤخر کیوں کیا گیا ہے۔ جبکہ اکثر جگہوں پر قرآن کریم میں ایمان کو پہلے رکھا گیا ہے۔ امام راغب اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہود یہ سمجھتے تھے کہ اقامت الصلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ نجات کے لئے کافی ہے۔ مگر بعض رسولوں کے منکر تھے ان کو یہ بتانے کے لئے کہ صلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ نجات کے لئے کافی نہیں بلکہ رسولوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ اس آیت کی یہ ترتیب قائم کر کے یہودیوں کو یہ جواب دیا رسولوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر اقامت الصلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضرت مصلح موعود کے نوٹس

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا بورڈ نے حضرت مصلح موعود کے نوٹس مرتب کر کے لکھا ہے کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا بعض

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کا خیال ہے کہ بارہ نقیب حضرت موسیٰؑ نے مقرر کئے تھے۔ ان کی زندگی میں بارہ چشمے پھوٹے تھے۔ ہر چشمے پر ایک نقیب مقرر کیا تھا۔ حضرت مصلح موعود نے اس سے نئی بات نکالی ہے کہ عام لوگ تو کہتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت موسیٰ کے بارہ سردار تھے۔ پانی پر بھی بارہ سردار تھے اور لڑائی کے لئے بھی بارہ سردار تھے۔ مگر میرے نزدیک (حضرت مصلح موعود کے نزدیک) اس سے بارہ وہ خاص انبیاء مراد ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ہوئے۔ مگر حضرت موسیٰ کی قوم میں ان کے ناموں کے تعین پر اختلاف ہے۔ ان کے مقابلہ پر یہاں بارہ مجدد آئے۔

بعض لوگوں نے مختلف لوگوں کو مجدد بنانے کی کوشش کی مگر بھاری اکثریت نے ان کو رد کر دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مصلح موعود کی یہ بات وزن رکھتی ہے۔ کہ مسیح سے پہلے 12۔انبیاء آئے۔ یہودیوں میں Twelve Prophets کا لفظ بولا جاتا ہے اگرچہ ان کے ناموں پر اتفاق نہیں۔ شیعوں کے نزدیک حضرت امام حسین اور امام حسن کی اولاد میں بارہ امام آئے۔ سنیوں کے نزدیک بارہ علیحدہ مجدد آئے۔ پس بارہ پر اتفاق کے باوجود تعین میں اختلاف ہے۔

آیت نمبر 14

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 14 **فبما نقضھم** (۔) ان کے پختہ عہد توڑ دینے کے سبب ہم نے ان پر لعنت کی تھی۔ اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ کتاب کے الفاظ کو اول بدل دیتے تھے اور جو نصیحت انہیں کی گئی تھی اس کو بھول گئے تھے۔ خیانت کی۔ ان سے درگزر کر اور صرف نظر کر۔ اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حل لغات میں القسوہ کا مطلب راغب نے دل کی سختی اور سخت پتھر بیان کیا ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ کا ان سے سلوک یہ ہو گا کہ دل میں ان کے خلاف سختی پیدا ہو جائے گی۔ اللہ اپنے بندوں سے اور آنحضرت ﷺ سے بھی یہی چاہتا ہے کہ انہیں معاف فرمائیں اور دل سے انتقام کا جذبہ بھی بھلا دیں۔ دل میں کدورت کا کوئی نشان بھی باقی نہ رہے۔

ابن جریر نے طبری میں **یحرفون الکلم** کے متعلق لکھا ہے کہ یہودی اس کلام کو بدلتے ہیں جو موسیٰ پر نازل ہوا۔ اور اس کی جگہ پر وہ لکھ دیتے ہیں جو اللہ نے نہیں اتارا۔ اللہ نے آنحضرت ﷺ کے دور کے یہودیوں کو حضرت موسیٰ کے دور کے یہودیوں کے ساتھ شامل کر دیا۔ اور فرمایا اللہ پر جھوٹ باندھنے کے معاملے میں یہ بھی اسی طرح چلتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے کے یہودیوں کو حضرت موسیٰ کے دور کے یہودیوں سے کیوں ملایا گیا۔ یہ یہودی بھی موسیٰ کی نسل سے تھے اور ویسے ہی اعمال کرتے تھے اور ویسی ہی سرشت رکھتے تھے۔ ان میں اور ان کے آباؤ اجداد میں کوئی فرق نہیں تھا۔ عمداً اپنی شرارتوں کی وجہ سے اور دلوں کی سختی کی وجہ سے یہ پہلوں سے مختلف نہیں تھے۔

حضرت خلیفہ اول کی تفسیر

حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا اہل بغداد میں جب عیاشی حد سے بڑھ گئی تو اللہ نے ان کو سزا دینے کے لئے ہلاکو کو مقرر فرمایا۔ یہود کو عہد توڑنے پر لعنت کی گئی۔ اور یہاں ہلاکو کو مقرر کیا۔ ہلاکو کافر تھا اس نے مسلمانوں کو ہلاک کرنا شروع کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس وقت کے بادشاہ نے اس زمانے کے ایک بزرگ کو ہلاکو کے مظالم کے خلاف دعا کرنے کی درخواست کی تو وہ بزرگ ساری رات دعا کرتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے الہام ہوا اے کافرو فجار کو قتل کرو۔ فاجر وہ ہوتا ہے جو ایمان کا دعویٰ کرتا ہے مگر بگڑا ہوا ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا حضرت خلیفہ اول کی بات درست ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے عیسائیوں اور مسلمانوں کا موازنہ کیا کہ دیکھو سپین میں اسلام کا کیا حال تھا۔ مسلمانوں نے غیر مسلموں کے حقوق پورے ادا کئے۔ اپنے زیر نگیں لوگوں پر کوئی ظلم نہ کیا۔ ان کو اخلاقی اور علمی آزادی دی۔ مگر عیسائیوں کا یہ حال تھا کہ دوسرے مذاہب کے بارے میں شکوک ڈالتے تھے۔ عیسائیوں نے ہمیشہ غلبہ حاصل کرنے کے بعد دلوں میں شکوک ڈالے۔ مسلمانوں نے ایسا نہیں کیا۔ عیسائیوں کے دور میں بعض عہدے صرف عیسائیوں کے لئے مخصوص تھے۔ یہ بددیانتی ہے کہ قابلیت نہ رکھنے کے باوجود عہدے دوسروں کے سپرد کر دیئے جائیں۔ انگریزوں کے دور میں بعض عہدے صرف عیسائیوں کے لئے مخصوص تھے چاہے وہ گورے ہوں یا کالے۔

حضرت مصلح موعود کی تفسیر

بورڈ نے حضرت مصلح موعود کے نوٹس سے جو تفسیر مرتب کی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا یونہی کسی پر لعنت نہیں کرتا۔ نقض عہد (عہد توڑنے) کی وجہ سے کرتا ہے جو وعدہ خلافی کرتا ہے اسے سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

یحرفون الکلم اس سے لفظی تحریف مراد نہیں۔ عیسائی اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمان ان پر الزام لگاتے ہیں۔ مگر عیسائیوں نے بائبل میں لفظی تحریف نہیں کی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں نے تحقیق کروائی ہے کہ عیسائیوں نے لفظی تحریف بھی کی ہے۔ تحریف کے دونوں مطلب ہیں۔ الفاظ کو ایک جگہ سے ہٹانا اور بدلنا۔ موقع سے تبدیل کر دینا۔ اس طرح سے ان کے اعتراض کا جواب بھی آ گیا ہے۔ مگر فی الحقیقت، انہوں نے لفظی تحریف بھی کی ہے۔ حضور نے فرمایا میں نے ایسے حوالے اکٹھے کروائے ہوئے ہیں۔ موقع پر کام آئیں گے۔

بائبل کی تفسیر لکھنے کا ارادہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بائبل کی کومنٹری لکھنے کا ارادہ ہے۔ یہ کام میں نے بچیوں کے سپرد کیا ہے۔ میں ان کو سمجھا دیا کرتا تھا۔ پہلے اس سلسلے میں باقاعدہ ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ میں ان کے لئے رستوں کا تعین کر دیتا تھا۔ اور بتا دیتا تھا کہ تحقیق کس رنگ میں کرنی ہے۔ ان کو امید ہے کہ 2001ء سے پہلے پہلے ایک یا دو جلدوں میں یہ تفسیر شائع کر دیں گی۔ اس وقت امید ہے کہ ان سب باتوں کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

آیت نمبر 15

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 15 **ومن الذین قالوا** (۔) کے ذکر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ عیسائیوں کے غلبے کے باوجود ان کا آپس میں حسد جاری ہے۔ غیروں کے علاوہ اپنوں سے بھی حسد ہوتا ہے اقتصادی معاملات میں یہ عیسائی قومیں نہایت تنگ نظر اور حاسد ہیں۔ یورپ کے ایک ہو جانے کے باوجود آپس میں حسد کرتے ہیں۔ اس کا ذکر آتا رہتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا جن لوگوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں ان لوگوں سے بھی میثاق لیا۔ پھر وہ ایک حصہ بھلا بیٹھے۔ ان کی باہمی دشمنی قیامت تک مقدر ہے اللہ انہیں ان کے بدانجام سے آگاہ کرتا ہے جو وہ ہمیشہ دوسروں کے لئے بنایا کرتے تھے۔

طبری بیان کرتے ہیں کہ اس قوم نے اللہ کی اطاعت کو چھوڑ دیا۔ رسول کی نافرمانی کی۔ ان برے اعمال کی وجہ سے اللہ نے قیامت تک کے لئے ان کے درمیان عداوت اور دشمنی ڈال دی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ ایک پیشگوئی تھی جو لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ ان کی نفسانی خواہشات کی وجہ سے ان میں دشمنی ڈال دی گئی۔ یہ بدیاں ان میں راہ پا گئی تھیں۔ یہ قومیں ویسے انصاف کرتی ہیں۔ عدل کی بات کرتی ہیں۔ لیکن جب نفسانی خواہشات کی بات کرتے ہیں تو دوسروں کے فوائد پر اپنے آپ کو ترجیح دیتے ہیں۔ خواہ انصاف کا تقاضا اس کے برعکس ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ابراہیم نخعی نے نیا نکتہ نکالا ہے کہ نصاریٰ کی آپس کی دشمنی قیامت تک چلے گی۔ اس کی وجہ مسیح کے بارے میں ان کی باتیں ہیں جو وہ کرتے تھے۔ فرمایا عیسائی فرقوں کی تعداد 700 سے زائد ہے۔ مسلمانوں اور یہودیوں کے 72 فرقوں کے مقابلے میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

علامہ فخرالدین رازی نے لکھا ہے کہ اللہ سے کئے گئے عہدوں کو توڑنے کے بارے میں نصاریٰ کا بھی وہی طریق ہے جو یہودیوں کا تھا۔ اللہ نے اس آیت میں نصاریٰ کی طرف بدعہدی کو منسوب نہیں کیا بلکہ ان کی طرف منسوب کیا ہے جنہوں نے کہا تھا کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ کیونکہ پھر ان کو ہدایت کو پورا کرنا چاہئے تھا۔ نقض میثاق اس طرح ہوا کہ عہد کرنے کے باوجود پھر گئے۔ انہوں نے اپنا نام خود رکھا تھا جب کہا تھا نحن انصار اللہ۔

حضرت خلیفہ اول کی تفسیر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا جن لوگوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں اور پختہ اقرار کیا وہ یاد دلائی گئی بات پر عمل کرنا بھول گئے۔ پھر ہم نے ان کو باہمی عداوت پر اکسا دیا۔ جرمنی سے فرانس کی دشمنی، اور روس سے انگلستان کو جو کھٹکا ہے وہ ظاہر ہے۔ باوجودیکہ یہ سب عیسائی ہیں۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں قرآن پڑھنے والو تمہارا خدا، رسول اور کتاب ایک ہے اس وحدت کے باوجود پھر اختلاف کیوں ہوا۔ حضرت مسیح موعود کے ارشاد کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا قیامت کے دن تک ان میں بغض و عداوت رہے گی اس کا مطلب ہے کہ یہودی اور عیسائی قیامت تک رہیں گے۔ ورنہ بغض و عداوت کا یہ سلسلہ قیامت تک کیوں ممتد ہوتا۔

آیت نمبر 16

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 16 **یا اہل الکتب** (۔) اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آیا جو وہ باتیں خوب کھول کر بیان کرتا ہے۔ جو تم چھپایا کرتے تھے۔ یقیناً اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ چکی ہے۔

علامہ قاسمی اس بارے میں لکھتے ہیں آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بارے میں جو خبریں تھیں ان کو یہ عیسائی چھپایا کرتے تھے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ کی آنحضرت ﷺ کے بارے میں بشارت تھی۔ اللہ فرماتا ہے کہ اب بھی اللہ جس چیز کی ضرورت نہیں۔ اس کو بیان نہیں فرماتا۔ آنحضرت ﷺ نے کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ آپ امی تھے۔ اس کے باوجود آپ کو عیسائیوں کی سب باتوں کا پتہ تھا۔ آنحضرت ﷺ کا امی ہونا ایک حیرت انگیز معجزہ ہے۔ عیسائیوں سے پوچھا جاتا تھا تو وہ بار بار کتب دیکھ کر جواب دیتے تھے۔ اور اس کے مقابل پر آنحضرت ﷺ معرفت کی تمام باتوں سے مکمل طور پر آگاہ تھے عیسائی اور یہودی بعض باتیں آپ سے چھپایا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ یہودی علماء سے جو مسلمان ہو چکے تھے پوچھا کرتے تھے تب وہ بتاتے کہ انہوں نے فلاں بات چھپائی ہے۔ آنحضرت ﷺ کو بائبل پر کلی عبور ہونا۔ ایک حیرت انگیز معجزہ ہے۔ اس علمی ترقی کے زمانے میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا نور سے مراد قرآن ہے۔ اس سے مراد آنحضرت ﷺ بھی ہیں۔ آپ کو سراجاً منیراً بھی کہا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے فرمایا آنحضرت ﷺ میں کئی نور تھے۔ ان سب پر آسمانی وحی کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور بھی تھا۔ جس کی وجہ سے آپؐ کا وجود مجمع انوار بن گیا۔ آپؐ نور مجسم ہو گئے اسی لئے قرآن کریم میں آپ کا نام سراج منیر رکھا گیا۔ قرآن کریم میں آپ کو نور علی نور کہا گیا۔

آیت نمبر17

سورہ مائدہ کی آیت نمبر17 یھدی (۔) کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ آیت بھی ان میں سے ایک ہے جس میں زیادہ لفظوں کی بحث نہیں۔ اس کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا اللہ اس کے ذریعے ان کو جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں یعنی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔

تاریکیوں سے نور کی طرف لاتا ہے۔ ظلمات کو ہمیشہ جمع بیان کیا گیا ہے جبکہ نور کو واحد کہا گیا ہے۔ قرآن میں ہر جگہ یہی بات لکھی ہے۔ کیونکہ ظلمات بے شمار ہیں جبکہ نور توحید واحد ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ وہ روزانہ ظلمات سے نکل کر نور کی طرف جا رہا ہے یا نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے یہ الفاظ احمدیوں کے لئے قابل غور ہیں کہ وہ روزانہ اس پر غور کریں۔ اگر روز اس کی حالت پہلے سے بہتر نہیں ہوتی تو وہ حقیقی مومن نہیں۔ مومن کو مسلسل ترقی کرتے رہنا چاہئے۔

آیت نمبر18

سورہ مائدہ کی آیت نمبر18 لقد کفر الذین (۔) اس کی تشریح کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔ کون ہے جو اللہ کے مقابلے میں اس بات کو اختیار کرے۔ اللہ فرماتا ہے اگر وہ چاہے کہ مسیح اور اس کی ماں کو اور ان سب کو جو زمین و آسمان میں ہے نابود کردے تو کون ہے جو اس کے مقابلہ میں آئے گا۔ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر اسی کی حکومت ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اللہ ہر بات پر پورا قادر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا میں ہمیشہ زور دے کر کہا کرتا ہوں کہ یہ قرآن کا کمال ہے کہ وہ زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ ہے اس کا ذکر کرتا ہے۔ اور سب آسمانی کتابیں آسمان یا زمین کا ذکر کرتی ہیں مگر ان کے درمیان جو کچھ ہے اس کا ذکر نہیں کرتیں جدید سائنسی تحقیق بتاتی ہے کہ کوئی بھی حصہ خلا کا نہیں۔ ایک ذرہ بھی خالی نہیں۔ کچھ نہ کچھ موجود ہے۔ میٹر Matter کے بارے میں جو تازہ تحقیق ہے وہ یہ ہے کہ میٹر کا تاریک مادہ جو نظر نہیں آتا وہ اس سے زیادہ ہے جو دکھائی دے رہا ہے۔ اربوں ارب گیلیکسیز (کہکشائیں) جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ وہ اس مادہ سے کم ہیں جو نظر نہیں آرہا۔ کبھی اللہ اس کو روشنی میں تبدیل کردے یہ بات تو الگ ہے دنیا کی اور کسی مذہبی کتاب میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ اللہ کی یہ خاص شان ہے کہ اس نے یہ اعجاز قرآن ہی کو عطا فرمایا ہے۔

اللہ فرماتا ہے کہ جنہوں نے مسیح ابن مریم کو خدا اقرار دیا ہے' اللہ کہتا ہے کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ انہوں نے کفر سے کام لیا ہے۔

طبری نے لکھا ہے کہ جو آسمان اور زمین میں ہے اللہ نے اس کو قائم کر رکھا ہے۔ چاہے تو ہلاک کردے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا عیسائیوں نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ اس میں ان کا لفظ شرط ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ ہلاک نہیں کرنا۔ حالانکہ لکھا یہ ہے کہ اگر اللہ ارادہ کرے تو مسیح بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ اسے روک سکے عیسائیوں سے سوال یہ ہے کہ کیا خدا میں یہ طاقت ہے کہ نہیں کہ مسیح کو ہلاک کر سکے۔ عیسائیوں کو ماننا پڑے گا کہ خدا میں یہ طاقت ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا مسیح میں بھی یہ طاقت ہے کہ وہ آگے کسی کو ہلاک کر سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے اس سے یہ نکتہ نکالا ہے کہ اس آیت میں ہلاک کرنا سے مراد موت ہے۔ فنا کرنا چاہتا۔ جیسا کہ اس نے کردیا۔

اللہ ازلی ابدی ہے۔ سب چیزوں کا خالق ہے۔ اس کا شریک بنانا شرک ہے۔ آریوں نے 5 قدیم اشیاء بنالیں۔ اللہ' روح' مادہ' زمانہ' فضا اس واسطے یہ قوم مشرک ہوئی۔ عیسائیوں نے باپ' بیٹا اور روح القدس کو ازلی بنالیا۔ یہ قوم ہے جو اللہ کے شریک قرار دیتی ہے۔ یہاں بھی بعض پیر پرست ہوتے ہیں۔ پیروں کو غیب کی خبریں بتانے والا جانتے ہیں۔

بعض کا استدلال ہے کہ ان شرطیہ ہے۔ اگر خدا مارنا چاہے۔ یعنی مارا نہیں' لیکن ساتھ امہ کا بھی تو لفظ ہے۔ کیا پھر ان کی ماں بھی ابھی زندہ ہے؟ بلکہ اس زمانے کے تمام لوگ بھی کیا زندہ ہیں کیونکہ سب لوگوں کے ساتھ بھی ان کی شرط ہے۔ یہاں ان شرطیہ نہیں بلکہ اگر اللہ چاہتا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے چاہا۔

آخر میں حضور نے فرمایا آج 9 آیتوں کی تفسیر کرلی ہے اس درس کے آخر تک امید ہے کہ سورہ مائدہ ختم کرکے اگلی سورۃ شروع کردیں گے۔

مکرم محمد سعید احمد صاحب

انسائیکلوپیڈیا قائداعظم سے چند اقتباسات

قائداعظم محمد علی جناح

قائداعظم محمد علی جناح کی شخصیت ہمہ گیر تاریخی شخصیت ہے ان پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور آئندہ بھی لکھا جاتا رہے گا۔ ان کی شخصیت کے بعض پہلو ایسے ہیں جن پر حالات اور مصلحتوں کے دبیز سائے ہیں جو حق گوئی کی اجازت نہیں دیتے۔ مستقبل میں بہتر ماحول میسر آنے پر یہ مخفی اور مستور جہتیں بھی نمایاں ہو جائیں گی تو اپنوں اور غیروں کو اس کی عظمت کا صحیح ادراک ہوگا۔

مقبول اکیڈمی لاہور نے 1997ء میں "انسائیکلو پیڈیا قائداعظم" شائع کی تھی۔ وسائل کی کمی اور مصنف کے مخصوص طبقہ سے تعلق کی وجہ سے کتاب کا حسن اور افادیت قدرتی طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ اس کتاب کے حاصل مطالعہ کے طور پر قائداعظم سے متعلق چند دلچسپ اور مفید باتیں پیش خدمت ہیں!۔

آخری دستخط

قائداعظم اپنی زندگی کے آخری دنوں میں بیماری کے دوران بھی اس وقت تک کام کرتے رہے جب تک ان میں کام کرنے کی ذرا بھی سکت باقی تھی۔ قائداعظم نے اس آخری سرکاری دستاویز پر دستخط ثبت کئے جس میں اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے لئے سر محمد ظفراللہ خاں کو مکمل اختیارات دیئے گئے تھے۔

(انسائیکلوپیڈیا قائداعظم صفحہ 17 ایڈیشن 97ء)

تقویمی کرامت

قائداعظم محمد علی جناح کا یوم پیدائش 25۔ دسمبر' یوم وفات 11۔ ستمبر اور پاکستان کا یوم آزادی 14۔ اگست ہے۔ یہ اتفاق کی بات ہے کہ ان تینوں تاریخوں کا تعلق قائداعظم سے ہے اور یہی تینوں تاریخیں ہر سال ایک ہی دن آتی ہیں۔ 1948ء کو تینوں تاریخیں ہفتہ کے دن اور 1987ء میں جمعہ کے دن آئیں۔

(ایضاً صفحہ 195)

درد' عبدالرحیم

احمدیہ (بیت الذکر) لندن کے امام۔ انہوں نے 1933ء میں قائداعظم کے قیام لندن کے دوران ملاقات کی۔ انہوں نے قائداعظم کے دفتر کنگ بینچ وال (King Bench Wal) میں تین گھنٹے تک سیاسیات ہند کے سلسلے میں بحث کی۔ عبدالرحیم درد کی درخواست پر قائداعظم نے ایک چھوٹی سی (بیت) کی گراؤنڈ میں تقریر کا انتظام کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ 109' 110 اور 574)

(ایضاً صفحہ 309)

ظفراللہ خاں چودھری

قیام پاکستان کے موقعہ پر حضرت قائداعظم نے انہیں مسئلہ فلسطین پر پاکستان کی نمائندگی کے لئے وفد قائد نامزد کرکے اقوام متحدہ بھیجا جہاں مسئلہ فلسطین پر انہوں مدلل تقاریر کرکے عرب ممالک کے عوام کے دلوں میں پاکستان کے لئے ایک مقام پیدا کرلیا۔

وہ 6۔ فروری 1893ء کو ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ایک نواحی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ 1911ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی۔ اس کے بعد لندن سے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ پھر آبائی وطن آکر ضلع سیالکوٹ سے 1926ء میں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور 1935ء تک اس کے رکن رہے۔ بعد میں وہ 1935ء سے 1941ء تک وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن رہے۔ 1941ء سے 1947ء تک سپریم کورٹ آف انڈیا کے جج رہے۔ پاکستان بننے کے بعد پہلے وزیر خارجہ بنے...... پھر عالمی عدالت کے جج مقرر ہوئے۔ 1961ء تک اس عہدہ پر کام کیا۔ 1963ء تا 1964ء عالمی عدالت انصاف کے جج اور 1970ء تا 1973ء اس کے صدر رہے۔ وہ لنکن ان میں اعزازی ٹیچر' کنگ کالج آف لندن اور لندن سکول آف اکنامکس کے اعزازی فیلو رہے۔ اس طرح وہ کیمبرج یونیورسٹی سمیت کولمبیا' ڈینیور' کیلی فورنیا' برکلے' لانگ آئی لینڈ کے بھی اعزازی فیلو رہے۔ انگریز کے دور میں انہیں سر کا خطاب ملا......

انہوں نے تحدیث نعمت کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی۔

وہ 1930ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر بھی رہے۔ انہوں نے دونوں گول میز کانفرنسوں میں مسلمانان ہند کی نمائندگی کی قیام پاکستان پر! نواب بھوپال کی درخواست پر قانونی مشیر کی حیثیت سے بھوپال گئے لیکن قائداعظم کے کہنے پر انہیں اقوام متحدہ بھیج دیا گیا۔

ان کا انتقال یکم ستمبر 1985ء کو لاہور میں ہوا......

گول میز کانفرنس

حکومت برطانیہ نے جب یہ دیکھا کہ ہندوستان کا آئینی بحران ختم نہیں ہو رہا تو اس نے اس مقصد کے لئے برطانوی ہند اور ریاستوں سے کانفرنس کے لئے نمائندوں کی نامزدگی کی۔ برطانوی ہند کے لئے جن مسلمان نمائندوں کی نامزدگی عمل میں آئی ان میں سر آغا خاں' قائداعظم محمد علی جناح' سر محمد شفیع' مولانا جوہر' مسٹر اے۔ کے فضل الحق' ڈاکٹر شفاعت احمد' چوہدری ظفراللہ اور نواب چھتاری کے نام قابل ذکر ہیں۔

کانفرنس میں مسلمانوں کو ایک الگ قوم کی حیثیت دیئے جانے اور ان کی حق نمائندگی کو تسلیم کر لئے جانے کے مقصد کی وضاحت قائداعظم' مولانا محمد علی جوہر' سر آغا خاں' فضل الحق' سر محمد شفیع' سر شاہنواز' چوہدری ظفراللہ خاں' غلام حسین ہدایت اللہ نے کی۔

(ایضاً صفحہ 613)

لاؤنڈلیس' سر جارج

بمبئی میں مقیم ایک انگریز' بیرسٹر۔ انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائداعظم کے ساتھ بڑا تعاون کیا۔ قائد نے ان کے بارے میں فرمایا تھا۔

میں انہیں اپنے باپ کے برابر سمجھتا ہوں اور وہ بھی مجھ سے بیٹے کا سا سلوک کرتے تھے۔ جب وہ حکومت ہند کے لاء ممبر کی حیثیت سے امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں شامل ہو گئے تو میں نے ان کی شدید مخالفت کی۔ بایں ہمہ ہماری دوستی آج تک قائم ہے۔ پنڈت موتی لال اور میں لیجسلیٹو اسمبلی میں خونخوار بلیوں کی طرح لڑتے تھے مگر اس گرما گرمی کے بعد وہ میری بیوی اور میری جانب سے رات کے کھانے پر مدعو ہوتے۔ سیاسی اختلافات کے باوجود میرے دل میں کسی کے لئے بغض و کینہ نہ تھا۔

(ایضاً صفحہ 621)

بائیسواں سالانہ اجلاس

آل انڈیا مسلم لیگ کا بائیسواں سالانہ اجلاس 26- 27 دسمبر 1931ء کو سر ظفراللہ خان کی صدارت میں دہلی میں منعقد ہوا۔

اس اجلاس میں مسلم لیگ کے آئین میں یہ ترامیم کی گئیں۔ مثلاً اس شق کو کہ (1) ہندوستان کے لئے پرامن اور معقول ذرائع سے آزادی کے حصول کو یوں بدل دیا گیا:۔

ہندوستان کے لئے مکمل ذمہ دار حکومت کا پُرامن اور معقول ذرائع سے حصول جس میں مسلمانوں کے لئے مؤثر اور معقول تحفظات موجود ہوں۔

اجلاس میں مسلم لیگ کی رکنیت کے لئے ایک روپیہ چندہ بھی رکھا گیا۔ کونسل کی رکنیت کے لئے ورکنگ کمیٹی قائم کی گئی۔ اس کمیٹی کے ارکان کی تعداد 23 تھی۔ نیز کورم کے لئے ارکان کی تعداد 75 سے کم کر کے 50 کر دی گئی۔

(ایضاً صفحہ 695)

ولندیزی کہاوت

قائداعظم نے ایک مرتبہ فرمایا تھا:۔

ہمیں اس ولندیزی کہاوت کو اپنا دستور العمل بنا لینا چاہئے کہ اگر دولت ضائع ہو جائے تو کوئی نقصان کی بات نہیں۔ جرأت ختم ہو جائے تو یہ کافی نقصان کی بات ہے۔ عزت گئی تو سمجھئے سب سے زیادہ زیاں ہوا۔ روح گئی تو سمجھئے سب کچھ جاتا رہا۔

(ایضاً صفحہ 761)

ہندوستان کا مستقبل

قائداعظم محمد علی جناح نے اپریل 1933ء میں عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر (بیت) احمدیہ لنڈن میں ایک تقریب میں شرکت کی۔ یہ تقریب سر سٹیوارٹ سنڈیمن ایم اے کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے کہا کہ اب ہندوستان بہت جلد ترقی کرے گا نیز یہ کہ قرطاس ابیض کی تجاویز ہندوستان کو مطمئن نہیں کر سکتیں۔ انہیں کامل خود مختاری ملنی چاہئے۔ صدر جلسہ نے ان کے خیالات سے اختلاف کیا۔ قائداعظم نے اپنی تقریر کا آغاز ان الفاظ سے کیا:۔

"The Eloquent Persuation of the Imam Left me no Escape"

امام صاحب کی فصیح و بلیغ ترغیب نے میرے لئے کوئی راہ بچنے کی نہیں چھوڑی۔ (مکرم عبدالرحیم درد صاحب امام بیت الفضل لندن یو کے)

قائداعظم کی یہ تقریر برطانوی اور ہندوستانی پریس کی خاص توجہ کا مرکز بنی اور دی ایوننگ سٹینڈرڈ (لندن) ہندو مدراس، دی سٹیٹسمین کلکتہ، مدراس میل (مدراس)، پایونیر الہ آباد، ویسٹ افریقہ، افریقہ، ایجپشن گزٹ اسکندریہ جیسے مقتدر اخبارات نے اس کی خبر شائع کی۔

تقریر میں قائداعظم نے کہا کہ

ہندوستان سماجی، اقتصادی اور سیاسی طور پر ترقی کر رہا ہے اور ملک میں ایک نئی سیاسی زندگی ابھر رہی ہے لیکن تاوقتیکہ ایک معقول حد تک سیلف گورنمنٹ نہ دی جائے اطمینان یا امن کی امید رکھنا عبث ہے۔ حالات یہ صورت اختیار کر گئے ہیں کہ انگریزی راج یا سلطنت برطانیہ کے اندر رہتے ہوئے ہندوستانی راج میں سے ایک کو اختیار کرنے کا مسئلہ پیدا ہو چکا ہے۔

اس تقریر نے انگلستان اور ہندوستان دونوں ممالک میں زبردست تہلکہ مچا دیا۔ جس کے بعد نوابزادہ لیاقت علی خاں اور ان کی بیگم قائداعظم کی خدمت میں جولائی 1933ء میں حاضر ہوئے اور ہندوستان واپس آنے کی درخواست کی جسے قائد نے منظور کر لیا اور وہ ہند تشریف لے آئے۔ (ایضاً صفحہ 780)

ہومیو پیتھی

قائداعظم ہومیو پیتھی طریق علاج سے بڑے متاثر تھے۔ انہیں یہ احساس تھا کہ یہ طریق علاج نہ صرف انتہائی کامیاب ہے بلکہ کم خرچ بھی ہے قیام پاکستان سے قبل بارہ بنکی کے ایک پبلشر کے نام پیغام میں فرمایا:۔

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ ہومیو پیتھک طریق علاج امریکہ اور یورپ کے علاوہ اب اس برعظیم میں بھی ہر طبقہ کے لوگوں میں مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ جو لوگ کفایت بخش اور مؤثر طریق علاج سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ اس میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں۔ (ایضاً صفحہ 781)

عقیدہ

قائداعظم فرقہ واریت کو قطعی ناپسند کرتے تھے اور خود کو کسی فرقے سے منسلک ہونے کی بجائے مسلمان کہلانے کو ترجیح دیتے تھے۔ اس ضمن میں 11- اپریل 1985ء کو سندھ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے 1971ء میں حسین جی ولی جی کے دائر کردہ مقدمہ پر جسٹس ظفر حسین مرزا کے فیصلے کو رد کر دیا جو انہوں نے 1976ء میں سندھ ہائی کورٹ کے جج کی حیثیت میں دیا تھا۔ ڈویژن بنچ نے جسٹس ظفر حسین مرزا کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت کرتے ہوئے کہا:۔

1- قائداعظم کے بارے میں فرقہ وارانہ عقائد کا حوالہ قطعی غلط اور غیر متعلق ہے کیونکہ اس ضمن میں جناب جسٹس عبدالقادر شیخ پہلے ہی فیصلہ دے چکے ہیں کہ قائداعظم حقیقی مسلمان تھے کسی قسم کے فرقہ وارانہ عقائد کے حامل نہ تھے اور قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کی اتباع کرتے تھے۔

فاضل عدالت نے یہ فیصلہ ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان مسٹر لیاقت مرچنٹ، مسٹر عزیز بھٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان، مسٹر اکبر مرزا اور شیریں جناح میڈیکل ٹرسٹ کی جانب سے پیروی کرنے والے وکیل اشرف فریدی کے دلائل سننے کے بعد عدالت میں اپنے فیصلہ میں کہا ہے کہ عدالت تاریخ اسلام کے ابتدائی ڈیڑھ سو سالوں کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اس دوران میں فرقے نہ تھے اور فقہ کے چار مکاتب حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی کی بنیادیں دوسری صدی ہجری میں پڑ گئی تھیں جب کہ سنی عقائد کے بارے میں کتابوں کی تالیف چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں عمل میں آئی۔

فاضل عدالت نے کہا کہ کسی بھی مسلمان کے لئے شیعہ یا سنی ہونا ضروری نہیں ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ ریکارڈ پر موجود شہادت سے پتہ چلتا ہے کہ قائداعظم اور محترمہ فاطمہ جناح دونوں نے یہ کہا تھا کہ وہ نہ شیعہ ہیں اور نہ سنی اور صرف اور صرف سادہ سے مسلمان ہیں اور یہ کسی مخصوص مکتب فکر کی عدم موجودگی میں وہ قرآن میں بتائے گئے خالص مسلم لاء کے تحت زندگی بسر کریں گے۔

1971ء میں قائداعظم کے بھتیجے حسین جی ولی جی کی جانب سے محترمہ فاطمہ جناح کی جائیداد کے انتظام کے سلسلہ میں ایک مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ جس میں گواہان سید شریف الدین پیرزادہ، ایم اے ایچ اصفہانی، ایم آر پیر بھائی اور محمد حنیف منیار نے اپنی شہادتیں قلمبند کروائیں۔

جسٹس ظفر حسین مرزا نے سنگل بنچ کی حیثیت سے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ محترمہ فاطمہ جناح شیعہ تھیں۔ چنانچہ ان کی چھوڑی ہوئی تمام جائیداد کی حقدار شیریں جناح رہیں گی۔ فاضل جج نے مزید کہا تھا کہ دستاویزات سے ظاہر ہوتا ہے کہ قائداعظم کے سلسلے میں شیعہ قانون وراثت پر عمل کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر محترمہ فاطمہ جناح کا ایک بیان عدالت میں پیش کیا گیا۔ اس میں انہوں نے کہا تھا کہ میں نہ شیعہ ہوں اور نہ سنی۔ میں ایک مسلمان ہوں۔ پیغمبر اسلام نے ہمیں دین اسلام دیا ہے نہ کہ فرقہ وارانہ مذہب دیا ہے۔ ڈویژن بنچ کے اس فیصلہ کے بعد قائداعظم اور فاطمہ جناح کے مذہبی عقیدہ کے بارے میں تنازعہ ختم ہو گیا۔

فرقہ پرستی

قائداعظم فرقہ پرستی کے سخت خلاف تھے۔ وہ خود اہل سنت، اہل تشیع، دیو بندی وغیرہ کہلوانے کی نسبت مسلمان کہلوانا زیادہ پسند کرتے تھے۔ اس ضمن میں 1936ء میں جمیعۃ العلماء ہند کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

مجھے فرقہ پرست کہا جاتا ہے کیونکہ میں اپنی قوم کے لئے سامان حفاظت کا طالب ہوں۔ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کوئی مذہبی معاملہ نہیں بلکہ خالصتاً سیاسی ہے۔ ایسے مسائل رومن کیتھولکوں اور پراٹسٹنٹوں میں بھی پیدا ہوتے رہے حالانکہ وہ دونوں ایک ہی مذہب (عیسائیت) سے تعلق رکھتے تھے۔ اس ملک میں پہلی مرتبہ ایک نمائندہ حکومت قائم ہو رہی ہے اور اقلیتوں کو قدرتی طور پر خطرات محسوس ہو رہے ہیں کہ نہ جانے اکثریت ان سے کیا سلوک کرے گی؟ اکثریتیں ظلم کر سکتی ہیں۔ اقتدار و اختیار لوگوں کو مغرور کر سکتا ہے۔ لہٰذا جمہوری دستور کی ہر سکیم میں اقلیتوں کی حفاظت کا سامان لازمی طور پر شامل ہونا چاہئے۔

لازم ہے کہ اپنی ملت کے فوائد کا لحاظ کریں۔ لہٰذا خود کو منظم کیجئے۔ اپنی ملت کی خاطر کام کرنے میں کوئی برائی نہیں۔ ایسے اشخاص کو فرقہ پرست کہہ کر رسوا کرنے کا فیشن ہو گیا ہے لیکن میں اس بنا پر فرقہ پرست کہلانے سے نہیں ڈرتا کہ میں نے اپنی ملت کی مدد کی ہے۔

فرقہ پرست ہونے کے طعن پر کان نہ دھریئے۔ میں آٹھ کروڑ مسلمانوں کی اس لئے امداد کر رہا ہوں کہ اگر وہ زیادہ منظم ہو گئے تو قومی جدوجہد کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوں گے۔

(انقلاب لاہور 13- اپریل 1936ء)

انہوں نے کبھی خود کو شیعہ یا سنی نہیں کہا تھا۔ میرٹھ کے ایک جلسہ میں مسلم لیگ کے کارکنوں نے ان سے پوچھا تھا کہ وہ سنی ہیں یا شیعہ۔ قائداعظم نے ان سے سوال کیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کیا تھے؟ جب یہ جواب ملا کہ وہ سنی یا شیعہ نہیں تھے تو قائداعظم نے کہا میں بھی محض مسلمان ہوں۔ ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے جناب شریف الدین پیرزادہ نے کہا کہ ایک ہندو مشرف بہ اسلام ہوا تھا۔ چند مولویوں نے اس سے پوچھا کہ وہ شیعہ ہے یا سنی۔ اس نو مسلم نے جواب دیا میں فرقہ واریت سے بچنا چاہتا ہوں اور اسی لئے مسلمان ہوا ہوں اور اب آپ مجھ سے یہ سوال کر رہے ہیں میں سنی ہوں یا شیعہ۔ میں تو صرف مسلمان ہوں۔

قائداعظم محمد علی جناح فرقہ واریت کو ہرگز پسند نہ کرتے تھے۔ اس کا حوالہ انہوں نے اپنی متعدد تقاریر میں بھی دیا ہے۔ مثلاً 7- فروری 1947ء کو مولانا اشرف علی تھانوی اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:۔

کوئٹہ میں یوم حسین پر شیعہ حضرات قائداعظم کو لینے کے لئے آئے تھے۔ آپ نے انکار فرمایا۔ فرمایا کہ مسلمانوں میں ایسی مجالس ہونی چاہئیں جہاں تفرقہ نہ ہو اور آپ کے ہاں ایسی مجالس ہوتی ہیں جن کو میں پسند نہیں کرتا۔ پرانی قربانیوں کا ذکر اچھا ہے لیکن اب فائدہ؟ قوم کو اب جو مشکلات ہیں ان کا حل سوچنا چاہئے اور یہ بات مسلمانوں کے اتفاق اور اتحاد میں ہے۔

(قائداعظم کا مذہب اور عقیدہ از منشی عبدالرحمن ص 13)

(ایضاً صفحہ 497)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

قائداعظم کا حسن انتخاب

ممتاز سیاستدان جناب سید احمد سعید کرمانی صاحب اپنی سیاسی روداد میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"بانی پاکستان کے ساتھ مخلص اور معتمد سیاسی رہنماؤں' دانشوروں' وکلاء' صحافیوں اور دوسرے شعبہ ہائے زندگی سے متعلق افراد کی شاندار ٹیم جمع ہو گئی تھی۔ قائد کو ان لوگوں کی صلاحیت کا اندازہ ہوتا تھا وہ جانتے تھے کس آدمی سے کیا کام لینا ہے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفراللہ خان بھی قائد کا ایک اچھا انتخاب تھے.......۔

چوہدری ظفراللہ خاں کو قائداعظم نے باؤنڈری کمیشن میں مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے مقرر کیا میں ان دنوں وکالت کرتا تھا اور خلیفہ شجاع الدین بیرسٹر کے ساتھ ان کا جونیئر تھا میں خلیفہ صاحب کے ساتھ سید مراتب علی شاہ کی کوٹھی واقع ڈیوس روڈ گیا اس وقت میرا چوہدری صاحب سے باقاعدہ تعارف کرایا گیا۔ چوہدری ظفراللہ خاں نے خلیفہ شجاع الدین سے مختصر سی پنجابی زبان میں گفتگو کی چوہدری صاحب کی شہرت سارے ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے پیش نظر میں نے اپنے ذہن میں نہ جانے کیسا خیالی پیکر تراشا ہوا تھا مگر چوہدری صاحب کو بے تکلفی سے پنجابی بولتے دیکھ کر میرا یہ خیالی تصور پاش پاش ہو گیا اور گھر آکر میں نے اپنی ماں سے جن کو ہم آپو جی کہتے تھے کہا۔ "آپو جی! قائداعظم نے نہ جانے کس آدمی کو اتنے اہم کیس میں مقرر کر دیا ہے مجھے تو وہ جٹ بوٹ معلوم ہوتا ہے۔ اتنا اہم مقدمہ ہے یہ شخص کیا بحث کرے گا۔ یہ بتاتے ہوئے مجھے آج شرم محسوس ہوتی ہے۔ جب میں نے والدہ محترمہ کو یہ بات بتائی تو وہ بہت پریشان ہوئیں۔ وہ بڑی زاہدہ و متقی خاتون تھیں۔ اللہ پر بے پناہ توکل رکھتی تھیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کا کیس کامیاب کروانے کے لئے پھر اللہ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مصلّٰی بچھا لیا اور ساری رات اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہیں۔ اگلے روز میں سید مراتب علی کی کوٹھی پہنچا۔ دوسرے وکلاء بھی آ گئے۔ سید مراتب علی نے ایک ویگن دے دی تھی جس میں وکلاء کی ٹیم سوار ہو گئی ان میں ایک شیخ نثار احمد (جن کے صاحبزادے مسٹر جسٹس اعجاز نثار ہیں) سید محمد شاہ ایڈووکیٹ (جن کے صاحبزادے معروف دانشور وکیل سید افضل حیدر ہیں) چوہدری اکبر علی (سابق مرکزی وزیر اور سعودی عرب میں پاکستان کے سابق سفیر) صاحبزادہ نواز ش علی (جن کے سگے بھتیجے صاحبزادہ فاروق علی خاں سابق سپیکر قومی اسمبلی ہیں) ملک عبدالعزیز ایڈووکیٹ اور میں شامل تھے)

چوہدری ظفراللہ خاں نے جب کمیٹی کے روبرو بحث کا آغاز کیا اور چوہدری صاحب کو بولتے سنا تو پتہ چلا سارے حاضرین سُن ہو کر رہ گئے۔ لگتا تھا وقت رک گیا۔ تاریخ یہ لمحات اپنے ریکارڈ میں سمونا چاہتی تھی اسی لئے وقت رک گیا تھا۔

وقفہ ہوا۔ میں بھاگ کر چوہدری صاحب کے پاس گیا۔ والہانہ طور پر ان کے ہاتھ چومنے لگا اور دیر تک چومتا رہا۔ چند لمحوں میں میری سوچ اور فکر میں انقلابی تبدیلی آئی ایک "جٹ بوٹ" میری نگاہ میں عظمت اور ذہانت کا مینار بن گیا تھا۔ ایک روز پہلے اپنی ماں کے روبرو میں نے چوہدری صاحب کے بارہ میں جو ریمارکس دیئے تھے ان پر بے حد ندامت ہو رہی تھی۔ شام چار بجے کے قریب گھر پہنچا......ماں بے تابی سے انتظار کر رہی تھی۔

"سناؤ' بیٹے! کیسی رہی آج کی کارروائی۔"

"آپو جی! آج تو کمال ہو گیا؟ وہ شخص تو جادوگر ہے۔ لاجواب بحث کی چوہدری صاحب نے!"

"بیٹا! تم نے تو مجھے رات ڈرا ہی دیا تھا!"

"نہیں آپو جی! مجھے غلط فہمی ہوئی وہ تو کوئی فوق البشر شخصیت ہے۔ حیران ہوں الفاظ کہاں سے لاتا ہے اور اس قدر سحر انگیز انداز میں کس طرح پیش کر لیتا ہے۔ کوئی زبان تھی اس شخص کی! کوئی روانی اور کوئی شوکت تھی۔ کوئی ادائیگی تھی) کوئی زور منطق تھا۔ کیا بتاؤں دیکھنے اور سننے سے ہی تعلق رکھتی تھی چوہدری صاحب کی پرفارمنس!......باؤنڈری کمیٹی کے روبرو جب بحث ختم ہوئی تو کانگریس کے وکیل سرسٹلیواڈ نے' جو بڑے اور مشہور وکیل تھے' چوہدری صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا "مجھے پتہ نہیں کہ فیصلہ کیا ہو گا لیکن ایک فیصلہ کر دیتا ہوں اور وہ یہ کہ اگر صرف دلائل سے فیصلہ ہوتا ہے تو ظفراللہ کیس جیت گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے غیر معمولی قابلیت سے یہ کیس پیش کیا ہے۔" یہ باتیں انہوں نے کمیشن کے اجلاس میں سب لوگوں کے سامنے پیش کیں۔ انہوں نے بھی کہا "میرا دوسرا ساتھی سر ٹیک چند (سابق جج لاہور ہائی کورٹ) بھی میرے خیالات سے متفق تھے لیکن چوہدری ظفراللہ خاں کو جسٹس دین محمد نے یہ بتا دیا کہ ریڈ کلف کانگریس سے مل گیا ہے اور قائداعظم کے علم میں بھی یہ بات لائی گئی تھی کہ یہ درست ہے کہ ان دنوں یہ افواہ' عام تھی کہ ریڈ کلف نے اس کیس میں ہندوؤں سے بھاری رشوت لی تھی۔

ایک چیز میں نے اس کیس کے دوران نوٹ کی غیر مسلم وکلاء عموماً ہمیں نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے لیکن ظفراللہ خاں کی غیر معمولی قابلیت سے مرعوب ہو کر وہ ہمارا بھی احترام کیا کرتے تھے۔

میرے ایک دوست قاضی سید محمد اسلم ایڈووکیٹ نے ایک بار مجھے بتایا کہ بھارت کے سابق وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے ایک بار جالندھر کی بار میں ہندو مسلم وکلاء کی موجودگی میں کہا کہ اگر دلائل سے فیصلہ ہونا ہے تو فیصلہ کانگرس کے حق میں نہیں ہو گا لیکن یہ سیاسی مسئلہ ہے اس میں اور بھی کئی محرکات فیصلہ کرنے کے موجب بنتے ہیں۔"

(ماہنامہ "قومی ڈائجسٹ" اکتوبر 1999ء ص 17 تا 20)

"عظیم لیڈر"

مورخ پاکستان جناب ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی صاحب نے "ہماری قومی جدوجہد 1938ء کے صفحہ 71' 72 پر بانیٔ پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح صاحب کو زبردست خراج تحسین ادا کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"کوئی مانے یا نہ مانے حقیقت یہ ہے کہ جناح مسلمانوں کا سب سے پہلا "سیکولر" لیڈر تھا جس نے ہماری سیاست کو پیشہ ور مولویوں کے پنجے سے نجات دلائی اور ہم کو کانسٹی ٹیوشن' فیڈریشن' وحدانی طرز حکومت' قانون' آئین' پارلیمنٹری جمہوریت اور اکثریت و اقلیت کے مسائل پر دور حاضرہ کے جدید تقاضوں سے غور کرنا سکھایا۔ سرسید مرحوم بھی "سیکولر" لیڈر تھے لیکن جب ان پر مولویوں نے کفر کا فتویٰ لگا کر انہیں واجب القتل قرار دیا تو اس غریب کو اپنی جان بچانے اور مولویوں سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے انہی کے ہتھیار استعمال کرنا پڑے۔ جناح کفر کے فتووں سے بے نیاز ہی نہیں بالاتر تھا...... مولویوں کے اکھاڑے میں اترنے سے انکار کیا۔ اس کے برعکس مولویوں کو اپنے اکھاڑے میں اترنے پر مجبور کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کے پیشہ ور مولوی جن میں بڑے بڑے تھانوی' بڑے بڑے بدایونی' بڑے بڑے عثمانی' بڑے بڑے ندوی اور بڑے بڑے مدنی شامل تھے اس کا بال بیکا نہ کر سکے۔ کفر کا فتویٰ تو کیا لگتا انجام کار دنیا نے دیکھ لیا کہ بڑے بڑے حاملان شرع متین' بڑے بڑے مدعیان زہد و ورع' بڑے بڑے اہل جبہ و عمامہ اور بڑے بڑے زبدۃ العارفین اور قدوۃ السالکین کو گردن جھکا کر جناح کے پیچھے چلنا پڑا۔"

قائداعظمؒ کا پیغام

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "حکایت" لاہور جناب عنایت اللہ صاحب اپنے ایک اداریہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"قائداعظمؒ نے آنحضورؐ کا یہی پیغام قوم کو دیا تھا کہ ہمارا اللہ ایک' رسولؐ ایک' قرآن ایک اور ملک ایک ہے' کوئی بلوچی' سندھی' پنجابی' بنگالی اور پٹھان نہیں......ہمارے حکمران قائداعظمؒ کا یہ پیغام اپنے بیانات میں دہراتے آرہے ہیں لیکن انہوں نے اور دیگر تمام سیاسی لیڈروں اور علماء نے قوم کو امت رہنے ہی نہیں دیا۔ انہیں بلوچی' سندھی' پنجابی اور پٹھان بنا کر ان میں صوبائی عصبیت پیدا کر دی ہے اور علماء دین نے لوگوں کو فرقوں میں بانٹ کر ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا ہے۔ جاگیرداروں اور ارب پتی کارخانہ داروں نے قوم کو اپنی رعایا بنا لیا ہے۔

جو علماء دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدولی بڑی ڈھٹائی سے کر رہے ہیں ان کی نظروں میں قائداعظم کی کوئی وقعت ہو ہی نہیں سکتی۔ اس ذہنیت کے باوجود یہ بزعم خویش علماء دین اپنی تقریروں اور خطبوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قائداعظمؒ کے حوالے دیتے ہیں۔

قائداعظمؒ نے اپریل 1948ء میں گورنر جنرل کی حیثیت سے سرحد کے دورے کے دوران ایڈورڈ کالج پشاور میں ایک خطاب میں کہا تھا۔ "حکومت کوئی غلط کام کرے تو بے خوفی سے تنقید کریں"

ہم نے قائداعظمؒ کا یہ فرمان اخباروں میں چوکھٹوں میں چھپا ہوا کئی بار پڑھا ہے اور حکمرانوں کے پیغامات میں بھی۔ یہ دراصل اسلامی حکومت کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے جس پر خلفائے راشدین' خصوصاً حضرت عمرؓ بڑی سختی سے کاربند رہے تھے۔

آج حکومت کی غلط کاریوں پر تنقید کر کے تو دیکھیں۔ ہمارے حکمرانوں کا اصول ہے۔ "بے خوفی سے مدح سرائی کریں" ثواب دارین کی پرواہ نہ کریں' نقد ثواب ملے گا۔ جنت میں ایک انچ بھی جگہ ملے گی یا نہیں' یہ اگلے جہان کا معاملہ ہے' اس دنیا میں وسیع و عریض پلاٹ ملے گا۔

ہماری استدعا یہ ہے کہ بکھرے ہوئے بے مایہ عوام کو ایک فاتح قوم بنانے والے اور اس قوم کی ایک آزاد اسلامی مملکت کے بانی قائداعظمؒ کی روح کو اذیتیں نہ دیں۔ یہ ہماری سیاسی اور دینی قیادت کا گناہ ہے جس کی سزا قوم کو مل رہی ہے۔"

(ماہنامہ "حکایت" لاہور جنوری 99ء)

"افسوس کی بات"

جناب اصغر علی گھرال صاحب ایڈووکیٹ اپنے ایک مضمون بعنوان "حضرت! کون سا نظریہ پاکستان" کے تحت تحریر فرماتے ہیں:۔

"قائداعظم نے اپنے 11۔ اگست 1947ء کے خطاب میں مذہبی رواداری اور انسانی مساوات کے حوالے سے جن سیکولر خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ خالی خولی وعظ نہیں تھا' اس پر انہوں نے اپنی زندگی میں عمل کر کے دکھایا۔ ہمارے لئے نظریہ پاکستان کا ایک نمونہ پیش کیا اور آئین پاکستان کے رہنما اصول وضع فرمائے۔ قیام پاکستان کے بعد بطور گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح اور وزیراعظم لیاقت علی خان صاحب نے جو مختصر کابینہ تشکیل دی' اس میں اچھوت ہندو جوگندر ناتھ منڈل اور قادیانی سر ظفراللہ خان نہ صرف شامل تھے بلکہ انہیں اہم محکمے تفویض کئے گئے۔ اس قادیانی وزیر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا فضل الرحمن صاحب مقیم کینیڈا اور ان کی اہلیہ محترمہ بوجہ فلو بیمار ہیں۔

○ مکرمہ اہلیہ صاحبہ قریشی عبداللطیف صاحب مرحوم کو گرنے کی وجہ سے پسلیوں پر چوٹ آئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ رحمت اللہ صاحب کا امریکہ میں کامیاب آپریشن ہو گیا ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ قریباً ساڑھے آٹھ سال سے بعارضہ فالج علیل ہیں۔ دائیں حصہ کی حرکت اور قوت گویائی سے محروم ہیں تاہم چمچ کے ذریعہ کھانا پینا حسب معمول ہے قارئین کرام سے ان کی جلد شفایابی اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ رمضان المبارک میں خصوصی دعاؤں کی التماس ہے۔

○ مکرم ٹھیکیدار محمد شریف صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم قاضی منصور احمد صاحب بھٹی انتقال فرما گئے

○ قادیان اور ربوہ کے معروف ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم قاضی منصور احمد صاحب بھٹی 19۔ نومبر کو بعمر 83 برس ربوہ میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کے پوتے اور حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب کے بیٹے ہیں۔ یہ دونوں بزرگ حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء میں شامل ہیں۔

مکرم قاضی منصور احمد صاحب بھٹی نے 1937ء میں قادیان میں باقاعدہ ہومیو پیتھک پریکٹس کا آغاز کیا۔ قیام پاکستان کے 1952ء سے ربوہ میں طبی خدمات کا سلسلہ جاری کیا جو تادم آخر یعنی 62 برس تک جاری رہا۔ بیت الذکر میں باجماعت فرض نمازوں کے علاوہ باقاعدہ نماز تہجد ادا کرتے۔ وفات سے صرف دو گھنٹہ قبل بیت الناصر میں نماز ظہر باجماعت ادا کی۔ موصی تھے اور مالی قربانیوں میں بھی پیش پیش رہتے۔ آپ نے بڑی حلیم اور خلیق طبیعت پائی چنانچہ مریضوں سے ان کے احوال بڑی توجہ سے سماعت کر کے دوا تجویز کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست شفا سے نوازا تھا۔

آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے تین بیٹیوں کے علاوہ قریباً دو درجن پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

آپ کی نماز جنازہ 20۔ نومبر کو بعد نماز ظہر بیت الناصر رحمت بازار کے ملحقہ میدان میں ہوئی۔ نماز جنازہ مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کرائی۔ احباب کرام سے موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان

○ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (L U M S) جو ڈگری پروگرام آفر کرتی ہے اس کی مختصر تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے۔ مکمل معلومات کے لئے ادارہ واقع ڈیفنس سوسائٹی لاہور یا مختلف شہروں میں موجود سینٹرز سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

1۔ MBA۔ پروگرام

تعلیمی قابلیت میں کم از کم بیچلرز ہونا ضروری ہے۔

GMAT یا ادارہ کا ٹیسٹ LCAT پاس کیا ہو

کام کا تجربہ ہو (یہ لازمی نہیں ہے)

داخلہ فارم وغیرہ ادارہ سے یا مختلف سینٹرز سے دستیاب ہیں اور مکمل فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ مارچ 1۔ 2000ء ہے۔

2۔ M.S۔ کمپیوٹر سائنس

تعلیمی قابلیت میں پاکستان سے کم از کم 16 سال کی تعلیم (خواہ 4 سالہ بیچلر ہو یا دو سالہ بیچلر کے بعد ماسٹرز) مکمل کی ہو۔

GRE یا ادارہ کا ٹیسٹ کلیئر کیا ہو۔

داخلہ فارم مکمل شکل میں جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اپریل 2000ء ہے۔

3۔ B.S.c (انرز) (کمپیوٹر سائنس یا اکنامکس)

تعلیمی قابلیت میں پاکستان میں کم از کم 12 سالہ تعلیم مکمل کی ہو۔ مثلاً انٹرمیڈیٹ۔ A۔ لیول وغیرہ۔ F.A/F.S.c کرنے والے کم از کم 60 فی صد نمبر بغیر NCC کے حاصل کئے ہوں۔

SAT (I اور II) کلیئر کئے ہوں۔

داخلہ فارم مکمل شکل میں جمع کروانے کی آخری تاریخ فروری 21۔ 2000ء ہے۔

پراسپکٹس وغیرہ مندرجہ بالا تمام پروگراموں کے ادارہ واقع ڈیفنس سوسائٹی لاہور (فون 9-5722670) یا مختلف شہروں کے ان سینٹرز سے دستیاب ہیں۔

کراچی۔ فیروز سنز (فون:۔ 5830467)
کراچی۔ انٹرلنک (فون:۔ 2639042)
اسلام آباد۔ بک فیئر (فون:۔ 812198)
راولپنڈی:۔ فیروز سنز (فون:۔ 564273)
پشاور:۔ سعید بک بینک (فون:۔ 273761)

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چندریکا دوبارہ صدر بن گئیں

سری لنکا کی صدر چندریکا کمارا ٹنگا دوسری بار سری لنکا کی صدر منتخب ہو گئی ہیں۔ انہوں نے زخمی آنکھ اور زخمی چہرے کے ساتھ اپنی صدارت کے دوسرے دور کا حلف اٹھایا۔ انہوں نے اپنے گھر میں ہی حلف اٹھایا۔ انہوں نے 51 فیصد ووٹ حاصل کئے جبکہ ان کے قریبی مخالف کو 43 فیصد ووٹ ملے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ الیکشن مہم کے آخری دنوں میں بم دھماکے میں ان کا زخمی ہونا ان کے لئے ہمدردی کے ووٹ حاصل کرنے کا سبب بن گیا۔

نیوزی لینڈ میں پروازیں روک دی گئیں

نیوزی لینڈ میں کمپیوٹر میں عجیب و غریب نقص کے باعث تمام ائرپورٹوں پر پروازیں روک دی گئیں۔ کمپیوٹروں سے ہوائی جہازوں کے بارے میں اہم اعداد و شمار تیزی سے غائب ہو گئے۔ ہزاروں مسافر ائرپورٹوں پر محصور ہو کر رہ گئے۔ حکام نے کہا ہے کہ یہ Y2K کے کسی قبل از وقت نوعیت کا نقص نہیں ہے۔ سارا نظام ناکارہ پڑا ہے۔ تحقیقات جاری ہیں۔

بھارت کو کوئی ڈکٹیٹ نہیں کر رہا

بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی کے معاملے پر کوئی ملک اسے ڈکٹیٹ نہیں کر رہا۔ اس پر دستخط کرنا یا نہ کرنا ہمارا حق ہے۔

اسامہ بڑا خطرہ بنتا جا رہا ہے

امریکہ نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن جنوبی ایشیاء میں امن کیلئے بڑا خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ اگرچہ اسکی کارروائیاں وسعت کے اعتبار سے پوری دنیا میں جاری ہیں مگر کشمیر، وسطی ایشیا، چیچنیا اور داغستان میں اسکی سرگرمیاں زیادہ نمایاں ہیں۔ امریکہ نے امید ظاہر کی ہے کہ طالبان اسامہ بن لادن کے بارے میں بین الاقوامی برادری کی تشویش کو سمجھیں گے۔ سری لنکا کی صدر پر تامل باغیوں کا حملہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے کہا ہے کہ مختلف حکومتوں سے تعاون کر رہے ہیں اسامہ کو جلد گرفتار کر کے عدالت میں پیش کریں گے۔

الفضل کا سالانہ نمبر

روزنامہ الفضل ربوہ کا سالانہ نمبر 27 دسمبر کو شائع ہو رہا ہے۔ 84 صفحات پر مشتمل یہ شمارہ بیش قیمت مضامین اور دیدہ زیب رنگین تصاویر پر مشتمل ہے۔ اس شمارہ کی قیمت 35 روپے ہے۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل)

اسامہ کا ساتھی گرفتار

امریکہ میں حکومت نے ایک الجزائری جوان کو گرفتار کیا ہے جس کا تعلق اسامہ سے بیان کیا جا رہا ہے۔

طالبان کے خلاف پابندیوں کی حمایت

قازقستان نے طالبان کے خلاف بین الاقوامی پابندیوں کی حمایت کر دی ہے۔ وائٹ ہاؤس میں قازقستان کے صدر اور امریکی صدر بل کلنٹن کے درمیان ملاقات میں وسطی ایشیا میں علیحدگی پسندی کے رجحانات پر بھی غور کیا گیا۔

برطانیہ نے قرضے معاف کر دیئے

برطانیہ نے دنیا کے 41 غریب ترین ممالک کے تمام قرضے معاف کر دینے کا اعلان کیا ہے۔ برطانیہ کو اس اقدام کے بدلے میں 20 سال تک 640 ملین پونڈ سالانہ کا نقصان ہو گا۔ برطانوی وزارت خزانہ نے کہا ہے کہ امید ہے کہ دیگر ترقی یافتہ ممالک بھی ہماری تقلید کریں گے۔

شام کے بارے میں اسرائیلی وزیر خارجہ کی امید

اسرائیل کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ہم شام کے ساتھ ایجنڈا طے کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ فریقین کے درمیان امن مذاکرات کا اگلا دور 3 جنوری کو امریکہ کے شہر شیفرڈ سٹون میں ہو گا۔ اسرائیلی وزیر اعظم اور شامی وزیر خارجہ اپنے اپنے وفود کی قیادت کریں گے۔

بقیہ صفحہ 6

خارجہ نے اقوام متحدہ میں جس خوبی سے فلسطین کا کیس پیش کیا اس کے لئے عالم اسلام ان کا ہمیشہ ممنون رہا اور اسی قادیانی کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدارت اور عالمی عدالت انصاف میں اعلیٰ ترین عہدے تک رسائی کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ نوزائیدہ مملکت کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے میں اتفاق سے ان دو قادیانیوں سر ظفر اللہ خاں اور نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کا بڑا اہم رول ہے۔ لیکن ملک کے تنگ نظر مولویوں سے انہیں ملامتوں کے سوا کبھی کچھ حاصل نہیں ہوا۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔"

(روزنامہ "پاکستان" لاہور 25۔ نومبر 1997ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 23 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 20 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 24۔ دسمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-12
ہفتہ 25۔ دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-36
ہفتہ 25۔ دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 7-04

ضلعی ترقیاتی بورڈ بنانے کا فیصلہ

وفاقی کابینہ اور قومی سلامتی کونسل کے مشترکہ اجلاس میں ضلعی ترقیاتی بورڈ بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بورڈ میں معزز شہری اور غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ یہ بورڈ رضاکارانہ بنیادوں پر کام کرے گا۔ حکومت نیز کوۃ الاؤنس 300 سے بڑھا کر 500 کر دیا ہے۔ ملازمین کا سیکرٹریٹ الاؤنس ختم کر دیا گیا ہے۔ کالے شاپنگ بیگ اور پریشر ہارن پر پابندی پر موثر انداز میں عمل کروایا جائے گا۔ ماحولیاتی آلودگی کم کرنے کے لئے شمسی توانائی کو فروغ دینے کے منصوبے شروع کئے جائیں گے۔ اسلام آباد میں بحریہ یونیورسٹی کے قیام کی منظوری دے دی گئی۔ جنرل پرویز مشرف نے کہا اب تک نظرانداز ہونے والے علاقوں کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں گے۔

امریکی ویزا کے لئے انٹرویوز معطل

سلامتی کی وجوہات کے پیش نظر اسلام آباد میں امریکی ویزا کے لئے تمام انٹرویوز معطل کر دیئے گئے۔ امیگرنٹ ویزا کے لئے پہلے سے بلائے گئے افراد کو مقررہ تاریخ پر آنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ دیگر امیدوار اپنی درخواستیں کوریئر سروس کے ذریعے بھجوائیں۔ اہل افراد کو تحریری اطلاع بھجوادی جائے گی۔ شخصی انٹرویوز معطل کرنے کا سلسلہ عارضی ہے 30 دن کے بعد دوبارہ جائزہ لیا جائے گا۔ تاہم امریکی شہریوں کی خدمات کے لئے قونصلر سیکشن بدستور کھلا رہے گا۔

ایٹمی ماہرین کو اعتماد میں لیا جائے گا

سی بی ٹی پر دستخط کرنے کے بارے میں ایٹمی ماہرین کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ ایٹمی پروگرام کے ماہرین کی آراء کی روشنی میں سلامتی کے تقاضوں اور دفاعی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔ وزیر خارجہ عبدالستار نے بریفنگ میں بتایا کہ بھارت کی توثیق تک ہمارا ایٹمی تجربات کرنے کا حق محفوظ ہے کابینہ اور سیکیورٹی کونسل کے مشترکہ اجلاس میں پاکستان اور نیپال میں دوہرے ٹیکسوں کا معاہدہ منظور کر لیا گیا۔

100 بچوں کا قتل حکومتی بے حسی

لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس تصدق حسین گیلانی نے 100 بچوں کے قتل کے سانحہ پر ایک درخواست کی سماعت کرتے ہوئے کہا کہ 100 بچوں کا قتل حکومتی بے حسی کا ثبوت ہے۔ محکمہ سماجی بہبود نے داتا دربار، مینار پاکستان اور دیگر پبلک مقامات پر فلاحی سنٹر قائم کئے ہوتے تو شاید ایسا سانحہ نہ ہوتا۔ فاضل عدالت نے صوبے بھر کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحبان کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں قائم شدہ نگہبان سنٹروں کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کریں۔

مسلم لیگی رہنما میاں منیر گرفتار

بیرون ملک فرار ہونے کی کوشش میں مسلم لیگی رہنما میاں منیر کو کراچی ایئرپورٹ سے گرفتار کر لیا گیا۔ وہ بدھ کی صبح بیرون ملک جانے کے لئے جناح ٹرمینل کراچی پہنچے۔ امیگریشن حکام نے شک گزرنے پر انہیں گرفتار کر لیا۔ مدد دینے والا پولیس سب انسپکٹر بھی گرفتار کر لیا گیا۔ وہ بیرون ملک جانے پر پابندی کے باوجود جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ گرفتاری احتساب بیورو کی ہدایت پر عمل میں لائی گئی ہے۔ ان کا نام ای سی ایل میں شامل تھا۔ پی ٹی وی نے بتایا ہے کہ ان کے ذمہ اربوں روپے کے بقایاجات ہیں۔

چوہدری شیر علی ایک کیس میں بری

فیصل آباد کے سابق میئر اور معطل مسلم لیگی ایم این اے چوہدری شیر علی گرین ہیلتس کی غیر قانونی الاٹ منٹ کے ریفرنس میں احتساب عدالت سے بری ہو گئے۔ تاہم دیگر مقدمات میں وہ ابھی زیر حراست ہیں۔

100 بچوں کا قاتل خرکار کیمپ میں؟

100 بچوں کا قاتل کراچی کے قریب خرکاروں کے ایک کیمپ میں موجود ہے۔ اس بات کا انکشاف کیمپ سے فرار ہونے والے ایک بچے نے کیا ہے۔ اس کے کپڑے اور جوتے قاتل جاوید اقبال کے گھر سے ملے تھے اور اس کے والدین اس کو مردہ سمجھ رہے تھے۔ لگتا ہے کہ باقی بچے بھی قتل نہیں ہوئے۔

نسیم سہگل کو رہا کر دیا گیا

احتساب آرڈیننس کے تحت نادہندگی کے الزام میں گرفتار ہونے والے ممتاز صنعت کار نسیم سہگل کو گذشتہ روز واجب الادا قرضوں میں سے کچھ رقم کی ادائیگی اور گفت و شنید کے بعد بعض یقین دہانیوں کے بعد رہا کر دیا گیا۔

100 بچوں کے قتل کی رپورٹ

100 بچوں کے قتل کے بارے میں ہوم سیکرٹری نے جو رپورٹ مرتب کی ہے اس سے کوئی ایسا سراغ نہیں مل سکا جس سے پیش رفت ہو سکے۔ تاہم ہوم سیکرٹری نے یہ رائے دی ہے کہ اگر پولیس غفلت نہ کرتی تو یہ سانحہ پیش نہ آتا۔

میاں طارق شفیع رہا

قومی احتساب بیورو کے مطابق میاں طارق شفیع کو رہا کر دیا گیا ہے۔ ان کو غلطی سے پکڑ لیا گیا تھا۔

ڈیڑھ کروڑ جمع کرانے پر جاوید ضیا رہا

قومی احتساب بیورو نے اطلاع دی ہے کہ سابق وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو کے قریبی ساتھی جاوید ضیاء کو ڈیڑھ کروڑ روپیہ ادا کرنے پر رہا کر دیا گیا ہے۔ ان کو منظور وٹو کے دور میں طیارے کی خریداری میں کروڑوں روپے کے غبن کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

جماعت اسلامی کی حکومت سے مفاہمت

جماعت اسلامی اور حکومت کے درمیان بالواسطہ معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت جماعت اسلامی بحالی جمہوریت کے مطالبے سے ہٹ کر احتساب کے لئے رائے عامہ ہموار کرے گی۔ جس کا مقصد دونوں بڑی جماعتوں کے لیڈروں کو احتساب کے تحت دی جانے والی سزاؤں پر عوامی ردعمل کو حکومت کے حق میں کرنا ہے۔ حکومت اور جماعت اسلامی میں مذاکرات کے دو دور ہو چکے ہیں۔ اگلے مرحلے میں قاضی حسین احمد اور جنرل مشرف کی ملاقات ہوگی۔ جماعت اسلامی کے منور حسن سے جب رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ احتساب کے بغیر جمہوریت آئی تو لٹیرے ہائی جیک کر لیں گے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ جماعت کی طرف سے تحریک احتساب کا اچانک اعلان حکومت سے کئے گئے رابطوں کا نتیجہ ہے۔

مشاہد کے اہل خانہ سے ملاقات

ہائی کورٹ نے ہدایت جاری کی ہے کہ سابق وزیر اطلاعات سید مشاہد حسین سے ان کے اہل خانہ کی تین دن میں ملاقات کروائی جائے۔

مشرف نواز شریف کو نہیں چھوڑیں گے

وائس آف جرمنی نے اپنے تبصرے میں کہا ہے کہ مشرف کا لہجہ بتاتا ہے کہ وہ نواز شریف کو نہیں چھوڑیں گے۔ نواز شریف کو یا تو صورت حال کا اندازہ نہیں اور یا انہیں ملکی اور غیر ملکی حمایت حاصل ہونے کا یقین ہے اعجاز الحق کا دھڑا وہی کر رہا ہے جو نواز شریف نے جونیجو سے کیا تھا۔

حکمران مسلم لیگ کی پالیسیوں پر

مسلم لیگ پنجاب کے صدر سردار ذوالفقار علی کھوسہ نے کہا حکومت کا نیا ایجنڈا کہاں گیا؟ حکمران مسلم لیگ کی پالیسیوں پر چل رہے ہیں۔ مسلم لیگ میں متبادل یا قائم مقام قیادت کا امکان نہیں۔ نواز شریف سے احاطہ عدالت میں مشورے کئے جا سکتے ہیں۔

اعلان تعطیل

مورخہ 25 دسمبر 1999ء بروز ہفتہ یوم قائداعظم کی قومی تعطیل ہے۔ لہذا اس تاریخ کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515، رہائش 212300

سیل سیل سیل
چلڈرن، بوائز، گرلز، لیڈیز اینڈ جینٹس کی منفرد اور جدید ورائٹی - نیز مخصوص لیڈیز ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
رینبو فیشنز
ریلوے روڈ - بالمقابل یوٹیلیٹی اسٹور - ربوہ

خوشخبری
وول - کاٹن - سلک - لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی - ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے - پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ - سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں - اب آپ فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا بھی خرید سکتے ہیں -
ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61